ناقص (حصہ اول)

(ماضی معروف)

۱ : ۴۷ سبق نمبر ۶۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت "و / ی" آجائے اسے ناقص کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر لام کلمہ کی جگہ "واؤ" ہو تو اسے ناقص واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے ناقص یائی کہیں گے۔ ناقص افعال اور اسماء میں اجوف کی نسبت زیادہ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ تبدیلیاں تو ناقص کے قواعد کے تحت ہوتی ہیں اور گزشتہ اسباق میں پڑھے ہوئے کچھ قواعد کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ناقص میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے زیادہ غور اور توجہ کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی گزشتہ قواعد کا پوری طرح یاد ہونا بھی ضروری ہے۔

۲ : ۴۷ اجوف کے پہلے قاعدہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتحہ ہو تو حرف علت "و / ی" کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اجوف میں اس قاعدہ کے اطلاق کے وقت "و" اور "ی" دونوں کو تبدیل کر کے الف ہی لکھا جاتا ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ اور بَیَعَ سے بَاعَ۔ لیکن ناقص میں جب اس قاعدہ کا اطلاق کرتے ہیں تو تبدیل شدہ الف کو لکھنے کا طریقہ ناقص واوی اور ناقص یائی میں مختلف ہے۔ اس فرق کو سمجھ لیں۔

۳ : ۴۷ ناقص واوی (ثلاثی مجرد) میں جب واو الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الف ہی لکھی جاتی ہے جیسے دَعَوَ سے دَعَا (اس نے پکارا) تَلَوَ سے تَلَا (وہ پیچھے پیچھے آیا) وغیرہ۔ لیکن ناقص یائی میں جب "ی" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الف مقصورہ یعنی ٰی لکھی جاتی ہے۔ جیسے مَشَیَ سے مَشٰی (وہ چلا) عَصَیَ سے عَصٰی

(اس نے نافرمانی کی) وغیرہ۔

۴ : ۴۷ اس سلسلہ میں یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ ناقص کے فعل ماضی کے بعد اگر ضمیر مفعولی آ رہی ہو تو واوی اور یائی دونوں الف کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ جیسے دَعَاھُمْ (اس نے ان کو پکارا) عَصَانِیْ (اس نے میری نافرمانی کی) وغیرہ۔

۵ : ۴۷ اب ایک بات یہ بھی نوٹ کر لیں کہ اجوف کے پہلے قاعدے کا جب ناقص پر اطلاق ہوتا ہے تو ناقص کے مندرجہ ذیل تثنیہ کے صیغے اس قاعدے سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔

(۱) ماضی معروف میں تثنیہ کا پہلا صیغہ یعنی فَعَلاَ کا وزن مستثنیٰ ہے۔ مثلاً دَعَوَ (دَعَا) کا تثنیہ دَعَوَا اور مَشَیَ (مَشٰی) کا تثنیہ مَشَیَا تبدیلی کے بغیر استعمال ہوگا حالانکہ حرف علت متحرک اور ماقبل فتحہ کی صورت حال موجود ہے۔

(۲) مضارع معروف میں تثنیہ کے پہلے چار صیغے یعنی یَفْعَلاَنِ اور تَفْعَلاَنِ کے اوزان مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً یَدْعُوَانِ' تَدْعُوَانِ اور یَمْشِیَانِ' تَمْشِیَانِ بھی تبدیلی کے بغیر استعمال ہوں گے۔

۶ : ۴۷ ناقص کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ کا حرفِ علت اور صیغہ کا حرفِ علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرفِ علت گر جاتا ہے۔ پھر عین کلمہ پر اگر فتحہ ہے تو وہ برقرار رہے گی۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہے تو اسے صیغہ کے حرف علت کے مناسب رکھنا ہوگا۔ اب اس قاعدہ کو دونوں طرح کی مثالوں سے سمجھ لیں۔

۷ : ۴۷ پہلے وہ مثال لے لیں جس میں عین کلمہ پر فتحہ ہوتی ہے جو برقرار رہتی ہے۔ دَعَوَ (دَعَا) کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل دَعَوُوْا بنتی ہے۔ اس کے لام کلمہ کا "و" گرے گا تو دَعَوْا باقی بچا۔ عین کلمہ کی فتحہ برقرار رہے گی اس لئے یہ دَعَوْا ہی استعمال ہوگا۔ اسی طرح رَمَیَ (رَمٰی) = "اس نے پھینکا" کی جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل رَمَیُوْا ہوگی۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی تو رَمَوْا باقی

بچے گا اور یہ اسی طرح استعمال ہو گا۔

۱۱ : ۴۲ اب یہ بات بھی نوٹ کریں ماضی معروف میں تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ یعنی فَعَلَتَا اپنے واحد کی استعمالی شکل سے بنتا ہے مثلاً دَعَتْ سے دَعَتَا بنے گا اور لَقِيَتْ سے لَقِيَتَا بنے گا۔ اس کے بعد ماضی کے وہ صیغہ آجاتے ہیں جن میں لام کلمہ

ساکن ہوتا ہے یعنی فَعَلْنَ، فَعَلْتَ سے لے کر فَعَلْتُ، فَعَلْنَا تک۔ ان تمام صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر۲۷

مندرجہ ذیل مادوں سے ماضی معروف میں اصلی شکل اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کبیر کریں۔

(i) ع ف و (ن)= معاف کر دینا

(ii) ھ د ی (ض)= ہدایت دینا

(iii) ن س ی (س)= بھول جانا

(iv) س ر و (ک)= شریف ہونا

ناقص (حصہ دوم)

(مضارع معروف)

۱ : ۵۷ گزشتہ سبق میں ہم نے ناقص کے ماضی معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو ناقص کے ایک قاعدہ اور کچھ سابقہ قواعد کی مدد سے سمجھا تھا۔ اب ناقص کے مضارع معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ہم ناقص کے ایک نئے قاعدہ اور سابقہ قواعد کی مدد سے سمجھیں گے۔

۲ : ۵۷ ناقص کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضموم واو "وُ" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم یا (یُ) کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "ی" ساکن ہو جاتی ہے۔ یعنی ــُوُ = ــُوْ اور ــِیُ = ــِیْ۔ اب اس قاعدہ کو مثالوں کی مدد سے سمجھ لیں۔

۳ : ۵۷ دَعَوَ (ن) کا مضارع اصلاً یَدْعُوُ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت یَدْعُوْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رَمَیَ (ض) کا مضارع اصلاً یَرْمِیُ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت یَرْمِیْ ہو جاتا ہے۔ لیکن اب غور کریں کہ لَقِیَ (س) کا مضارع اصلاً یَلْقَیُ بنتا ہے۔ اس میں اس قاعدہ کے تحت تبدیلی نہیں ہوگی اس لئے کہ مضموم یا کے ماقبل کسرہ نہیں ہے۔ البتہ اس پر اجوف کے پہلے قاعدہ کا اطلاق ہو گا اس لئے کہ متحرک حرف علت کے ماقبل فتحہ ہے۔ چنانچہ یَلْقَیُ تبدیل ہو کر یَلْقٰی بنے گا۔

۴ : ۵۷ گزشتہ سبق کے پیراگراف نمبر ۵ : ۴۷ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناقص میں مضارع معروف کے تثنیہ کے چاروں صیغے تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے تثنیہ کو چھوڑ کر اب ہم جمع مذکر غائب کے صیغہ یَفْعَلُوْنَ پر غور کرتے ہیں۔ یَدْعُوْ (یَدْعُوْ) جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلاً یَدْعُوُوْنَ بنے گا۔ یہاں لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت یکجا ہیں اس لئے ناقص کے پہلے قاعدہ کا اطلاق ہو گا۔ لام

کلمہ کی واو گر جائے گی۔ اس کے ماقبل کی ضمہ کو صیغہ کی واو سے مناسبت ہے اس لئے یَدْعُوْنَ ہی استعمال ہو گا۔ اسی طرح یَرْمِیُ (یَرْمِیْ) سے اصلاً یَرْمِیُوْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کسرہ کو صیغہ کی واو سے مناسبت نہیں ہے۔ اس لئے کسرہ کو ضمہ میں تبدیل کریں گے تو یَرْمُوْنَ استعمال ہو گا۔ یَلْقَیُ (یَلْقٰی) سے اصلاً یَلْقَیُوْنَ بنے گا لام کلمہ کی "ی" گرے گی اور ما قبل کی فتحہ برقرار رہے گی اور یَلْقَوْنَ استعمال ہو گا۔

<u>۵ : ۷۵</u> واحد مونث حاضر کے صیغہ یعنی تَفْعَلِیْنَ کے وزن پر بھی ناقص کے دوسرے قاعدے کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو بھی مثالوں کی مدد سے سمجھ لیں۔ یَدْعُوُ (یَدْعُوْ) واحد مونث کے حاضر صیغہ میں اصلاً تَدْعُوِیْنَ بنے گا۔ ناقص کے پہلے قاعدہ کے تحت لام کلمہ کی واو گرے گی۔ ماقبل کی ضمہ کو صیغہ کی "ی" سے مناسبت نہیں ہے اس لئے ضمہ کو کسرہ میں تبدیل کریں گے تو تَدْعِیْنَ استعمال ہو گا۔ اسی طرح یَرْمِیُ (یَرْمِیْ) سے اصلاً تَرْمِیِیْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کی کسرہ کو صیغہ کی "ی" سے مناسبت ہے اس لئے تَرْمِیْنَ استعمال ہو گا۔ یَلْقَیُ (یَلْقٰی) اصلاً تَلْقَیِیْنَ بنے گا۔ ماقبل کی فتحہ برقرار رہے گی اور تَلْقَیْنَ استعمال ہو گا۔

<u>۶ : ۷۵</u> آخر میں اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ جمع مؤنث یعنی نون النسوہ والے دونوں صیغوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جبکہ متکلم کے صیغوں میں ناقص کے دوسرے قاعدے کے تحت تبدیلی ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اب آپ ناقص کے مضارع معروف کی پوری صرف کبیر کرلیں گے۔

مشق نمبر ۷۳

مشق نمبر ۷۲ میں دیئے گئے مادوں سے مضارع معروف میں اصلی شکل اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کبیر کریں۔

ناقص (حصہ سوم)

(مجہول)

۱ : ۷۶ ناقص کا قاعدہ نمبر۳ (الف) یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی "و" (جو عموماً ناقص کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو واو کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کا اطلاق ناقص واوی (ثلاثی مجرد) کے تمام ماضی مجہول افعال میں ہوتا ہے۔ لیکن ماضی معروف کے کچھ مخصوص افعال پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ پہلے ہم ماضی معروف کے افعال کی مثالوں سے اس قاعدہ کو سمجھیں گے پھر ماضی مجہول کی مثالیں لیں گے۔

۲ : ۷۶ ناقص واوی جب باب سَمِعَ سے آتا ہے تو اس کے ماضی معروف پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مثلاً رَضِوَ (وہ راضی ہوا) تبدیل ہو کر رَضِیَ استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح غَشِوَ (اس نے ڈھانپ لیا) غَشِیَ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی صرف کبیر بھی "ی" کے ساتھ ہوتی ہے۔ یعنی رَضِیَ ' رَضِیَا ' رَضُوْا (اصلاً رَضِیُوْا) رَضِیَتْ ' رَضِیَتَا ' رَضِیْنَ سے آخر تک۔

۳ : ۷۶ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے کسی باب سے آئے ہر ایک کے ماضی مجہول پر اس قاعدہ کا اطلاق ہوگا۔ اس لئے کہ ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے فُعِلَ۔ مثلاً دُعِوَ سے دُعِیَ (وہ پکارا گیا) عُفِوَ سے عُفِیَ (وہ معاف کیا گیا) وغیرہ۔ پھر ان کی صرف کبیر بھی تبدیل شدہ "ی" کے ساتھ ہوگی۔

۴ : ۷۶ بعض دفعہ اجوف کے کچھ اسماء کی جمع مکسر اور مصدر میں بھی اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ثَوْبٌ کی جمع ثِوَابٌ تبدیل ہو کر ثِیَابٌ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صَامَ یَصُوْمُ کا مصدر صِوَامٌ سے صِیَامٌ اور قَامَ یَقُوْمُ کا مصدر قِوَامٌ سے قِیَامٌ ہو جاتا ہے۔

۵ : ۶۷ ناقص کا قاعدہ نمبر۳(ب) یہ ہے کہ جب "و" کسی لفظ میں تین حرفوں کے بعد ہو یعنی چوتھے نمبر پر یا اس کے بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمہ نہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جیسے جَبَوَ (ض) = (اکٹھا کرنا پھل یا چندہ وغیرہ) کا مضارع اصلاً یَجْبِوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے یَجْبِیُ ہو گا پھر ناقص کے دوسرے قاعدہ کے تحت یَجْبِیْ ہو جائے گا۔ اسی طرح سے رَضِوَ (رَضِیَ) کا مضارع اصلاً یَرْضَوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے یَرْضَیُ اور پھر اجوف کے پہلے قاعدہ کے تحت یَرْضٰی ہو جائے گا۔

۶ : ۶۷ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے کسی باب سے آئے ہر ایک کے مضارع مجہول پر اس قاعدہ کا اطلاق ہو گا اس لئے کہ اس کا ایک ہی وزن یُفْعَلُ ہے۔ مثلاً دُعِوَ (دُعِیَ) کا مضارع اصلاً یُدْعَوُ ہو گا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے یُدْعَیُ ہو گا اور پھر اجوف کے پہلے قاعدہ کے تحت یُدْعٰی ہو جائے گا۔ اسی طرح عُفِوَ (عُفِیَ) کا مضارع یُعْفَوُ سے پہلے یُعْفَیُ پھر یُعْفٰی ہو جائے گا۔

۷ : ۶۷ ناقص کے اسی قاعدہ نمبر۳(ب) کے تحت ناقص واوی کے تمام مزید فیہ افعال میں "و" کو "ی" میں بدل دیا جاتا ہے۔ پھر حسب ضرورت اس "ی" میں مزید قواعد جاری ہوتے ہیں۔ مثلاً اِرْتَضَوَ (اِفْتَعَلَ) پہلے اِرْتَضَیَ اور پھر اِرْتَضٰی ہو گا۔ اس کا مضارع یَرْتَضِوُ پہلے یَرْتَضِیُ اور پھر یَرْتَضِیْ ہو گا۔

۸ : ۶۷ آپ کو یاد ہو گا کہ پیراگراف ۶ : ۳۷ میں آپ کو بتایا تھا کہ باب افتعال اور انفعال کے مصدر میں اجوف واوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ یہ تبدیلی بھی ناقص کے اسی قاعدہ ۳ (ب) کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں دی گئی مثالیں اِخْتِوَانٌ سے اِخْتِیَانٌ وغیرہ دوبارہ دیکھ لیں۔

۹ : ۶۷ اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ناقص میں اکثر "و" بدل کر "ی" ہو جاتی ہے۔ جبکہ کبھی "ی" بدل کر "و" ہو جاتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں مختلف الفاظ

ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے اکثر الفاظ کے متعلق یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اصل مادہ واوی ہے کہ یائی ہے تاکہ ڈکشنری میں اسے متعلقہ پٹی میں دیکھا جائے۔ بلکہ بعض دفعہ خود ڈکشنریوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک ڈکشنری میں کوئی مادہ ناقص واوی کے طور پر لکھا ہوتا ہے تو دوسری ڈکشنری میں وہی مادہ ناقص یائی کے طور پر لکھا ہوتا ہے۔ مثلاً صلو / صلی۔ طغو / طغی۔ غشو / غشی وغیرہ۔

۷۶ : ۱۰ اب آپ کو ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ کوئی لفظ اگر ناقص واوی میں نہ ملے تو یائی میں ملے گا۔ تاہم اس تلاش میں ڈکشنری کی زیادہ ورق گردانی نہیں کرنا پڑتی۔ کیونکہ اسی مقصد کے لئے عربی حروف ابجد میں آخری چار حرفوں کی ترتیب یوں رکھی گئی ہے۔ "ن۔ ہ۔ و۔ ی" جبکہ اردو میں یہ ترتیب "ن۔ و۔ ہ۔ ی" ہے۔ اس طرح ڈکشنری میں "و" اور "ی" آخر پر ساتھ ساتھ مل کر آجاتے ہیں۔

۷۶ : ۱۱ یاد رہے کہ قدیم ڈکشنریوں میں سے اکثر میں مادوں کی ترتیب مادہ کے آخری حرف (لام کلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے جبکہ جدید ڈکشنریوں میں مادوں کی ترتیب پہلے حرف (فا کلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قدیم ڈکشنریوں میں ناقص واوی اور یائی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ بیان کئے جاتے ہیں۔ جبکہ جدید ڈکشنریوں میں جہاں مادے "فا" کلمہ کی ترتیب سے ہوتے ہیں پہلے ناقص واوی کا بیان ہوتا ہے اور اس کے فوراً بعد ناقص یائی مذکور ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی مادہ کی تلاش میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر ۴۷

مادہ غ ش و (س) سے ماضی معروف، مضارع معروف، ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی صرف کبیر کریں۔

ناقص (حصہ چہارم)

(صرفِ صغیر)

77 : 1 اس سبق میں ان شاء اللہ ہم صرف صغیر کے بقیہ الفاظ یعنی فعل امر' اسم الفاعل' اسم المفعول اور مصدر میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کریں گے اور اس حوالہ سے کچھ نئے قواعد سیکھیں گے۔

77 : 2 ناقص کا چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ ساکن حرف علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے مضارع مجزوم پر ہوتا ہے۔ مثلاً "تَدْعُوْ" سے فعل امر بنانے کے لئے علامت مضارع گرائی اور ہمزہ الوصل لگایا تو "اُدْعُوْ" بنا۔ اب لام کلمہ کو مجزوم کیا تو "واو" گر گئی۔ اس طرح اس کا فعل امر اُدْعُ استعمال ہو گا۔ اسی طرح "یَدْعُوْ" پر جب "لَمْ" داخل ہو گا تو لام کلمہ مجزوم ہو گا اور "واو" گر جائے گی۔ اس لئے لَمْ یَدْعُوْ کی بجائے "لَمْ یَدْعُ" استعمال ہو گا۔

77 : 3 یہ بات نوٹ کرلیں کہ ناقص کا مضارع جب منصوب ہوتا ہے تو اس کا حرف علت (و / ی) برقرار رہتا ہے البتہ اس پر فتحہ آجاتی ہے جیسے یَدْعُوْ سے لَنْ یَّدْعُوَ ہو جائے گا۔

77 : 4 ناقص کا پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے اور اس کے ماقبل اگر ضمہ یا کسرہ تھی تو اس کی جگہ تنوین کسرہ آئے گی اور اگر فتحہ تھی تو تنوین فتحہ آئے گی۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل اور اسم الظرف پر ہوتا ہے۔ اس لئے دو الگ الگ مثالوں کی مدد سے ہم اس قاعدہ کو سمجھیں گے۔ پہلے اسم الفاعل کی مثال اور پھر اسم الظرف کی مثال لیں گے۔

77 : 5 دَعَا (دَعَوَ) کا اسم الفاعل "فَاعِلٌ" کے وزن پر دَاعِوٌ بنتا ہے۔ اس میں

"واو" چوتھے نمبر پر ہے اس لئے پہلے یہ ناقص کے قاعدہ نمبر ۳(ب) کے تحت دَاعِیٌ ہو گا۔ پھر مذکورہ بالا پانچویں قاعدہ کے تحت لام کلمہ سے "ی" گر جائے گی۔ ما قبل چونکہ کسرہ ہے اس لئے اس کی جگہ تنوین کسرہ آئے گی تو لفظ دَاعٍ بنے گا۔ اس کو دو طرح سے لکھ سکتے ہیں یعنی دَاعٍ بھی اور دَاعِی بھی۔ البتہ دوسری شکل میں "ی" صرف لکھی جائے گی لیکن پڑھنے میں صامت (SILENT) رہے گی۔

<u>۷۷ : ۶</u> اب یہ بات نوٹ کر لیں کہ ناقص کے اسم الفاعل پر جب لام تعریف داخل ہوتا ہے تو پھر اس پر مذکورہ قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دَاعِیٌ پر جب لام تعریف داخل ہو گا تو یہ اَلدَّاعِیُ بنے گا۔ اب لام کلمہ پر تنوین ضمہ نہیں ہے اس لئے اس پر پانچویں قاعدہ کا اطلاق نہیں ہو گا۔ البتہ ناقص کے دوسرے قاعدے کے تحت یہ اَلدَّاعِیُ سے تبدیل ہو کر اَلدَّاعِیْ بن جائے گا اور اسی طرح استعمال ہو گا۔ خیال رہے کہ قرآن مجید کی خاص املاء میں چند مقامات پر لام تعریف کے باوجود لام کلمہ کی "ی" کو خلاف قاعدہ گرا دیا گیا ہے۔ مثلاً یَوْمَ یَدْعُو الدَّاعِ (جس دن پکارنے والا پکارے گا) جو دراصل اَلدَّاعِیْ ہے۔ فَھُوَ الْمُھْتَدِ (پس وہی ہدایت پانے والا ہے) میں بھی دراصل اَلْمُھْتَدِیْ ہے۔

<u>۷۷ : ۷</u> اب دیکھیں کہ دَعَا (دَعَوَ) کا اسم الظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر اصلاً مَدْعَوٌ بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعَیٌ ہو گا پھر اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ما قبل چونکہ فتحہ ہے اس لئے اس پر تنوین فتحہ آئے گی تو یہ مَدْعًی استعمال ہو گا۔

<u>۷۷ : ۸</u> ناقص سے اسم المفعول بنانے کے لئے کوئی نیا قاعدہ نہیں سیکھنا ہوتا۔ دَعَا (دَعَوَ) کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر مَدْعُوْوٌ بنتا ہے۔ اس میں لام کلمہ پر تنوین ضمہ تو موجود ہے لیکن ما قبل متحرک نہیں ہے اس لئے اس پر پانچویں قاعدہ کا اطلاق نہیں ہو گا۔ البتہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ مثلین یکجا ہیں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے۔ اس لئے ادغام کے پہلے قاعدہ کے تحت ان کا ادغام ہو جائے گا اور مَدْعُوٌّ استعمال ہو گا۔

۹ : ۷۷ نوٹ کرلیں کہ ناقص یائی کا اسم المفعول خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پہلے مفعول (وزن) کی "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں اور عین کلمہ کا ضمہ بھی کسرہ میں بدل دیتے ہیں۔ پھر دونوں "ی" کا ادغام ہو جاتا ہے۔ اس طرح ناقص یائی سے اسم المفعول کا وزن "مَفْعِيٌّ" رہ جاتا ہے۔ مثلاً رَمٰی یَرْمِیْ سے مَرْمِيٌّ' هَدٰی 'یَهْدِیْ سے مَهْدِيٌّ وغیرہ۔

۱۰ : ۷۷ پیراگراف ۳ : ۲۷ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اجوف ثلاثی مجرد میں اسم الفاعل بناتے وقت حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اب نوٹ کرلیں کہ یہ تبدیلی بھی ناقص کے قاعدے کے تحت ہوتی ہے۔ چنانچہ ناقص کا چھٹا قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم کے حرف علت (و / ی) کے ماقبل اگر الف زائدہ ہو تو اس و / ی کو ہمزہ میں بدل دیں گے۔ جیسے سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ' بِنَایٌ سے بِنَاءٌ (عمارت) وغیرہ۔ نوٹ کرلیں کہ الف زائدہ سے مراد وہ الف ہے جو کسی مادہ کی (و / ی) سے بدل کر نہ بنا ہو بلکہ صرف کسی وزن میں آتا ہو۔

۱۱ : ۷۷ اب یہ بھی نوٹ کرلیں کہ اجوف میں اس کا استعمال محدود ہے جبکہ ناقص میں یہ قاعدہ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ مجرد کے بعض مصادر' جمع مکسر کے بعض اوزان اور مزید فیہ کے ان تمام مصادر میں استعمال ہوتا ہے جن کے آخر پر "الٌ" آتا ہے یعنی اِفْعَالٌ' فِعَالٌ' اِفْتِعَالٌ' اِنْفِعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ۔ مجرد کے مصادر میں سے دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ' جَزَایٌ سے جَزَاءٌ وغیرہ۔ جمع مکسر کے اوزان اَفْعَالٌ اور فِعَالٌ میں اَسْمَاوٌ سے اَسْمَاءٌ اور نِسَاوٌ سے نِسَاءٌ وغیرہ اور مزید فیہ کے مصادر میں سے اِخْفَایٌ سے اِخْفَاءٌ (چھپانا)' لِقَایٌ سے لِقَاءٌ (ملاقات کرنا)' اِبْتِلَاوٌ سے اِبْتِلَاءٌ (آزمانا)' اِسْتِسْقَایٌ سے اِسْتِسْقَاءٌ (پانی طلب کرنا) وغیرہ۔

۱۲ : ۷۷ اب ناقص مادوں سے بننے والے بعض اسماء کو سمجھ لیں جن کا لام کلمہ گر جاتا ہے اور لفظ صرف دو حرفوں یعنی "فا" اور "عین" کلمہ پر مشتمل رہ جاتا ہے۔

اس قسم کے متعدد اسماء قرآن کریم میں بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً اَبٌ' اَخٌ وغیرہ۔ اس قسم کے الفاظ کی اصلی شکل کی نون تنوین کو ظاہر کر کے لکھیں اور گزشتہ قواعد کو ذہن میں رکھ کر غور کریں تو ان میں ہونے والی تبدیلیوں کو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

۷۷ : ۱۳ اَبٌ دراصل اَبْوٌ تھا۔ اس کی نون تنوین کھولیں گے تو یہ اَبْوُنْ ہو گا۔ اب حرف علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے۔ اجوف کے قاعدہ نمبر ۲ کے تحت حرکت ماقبل کو منتقل ہوئی تو یہ اَبُوْنْ ہو گیا۔ پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت "و" گری تو اَبُنْ باقی بچا جسے اَبٌ لکھتے ہیں۔ اس طرح سے :

اَخٌ = اَخْوٌ = اَخْوُنْ = اَخُوْنْ = اَخُنْ = اَخٌ

غَدٌ = غَدْوٌ = غَدْوُنْ = غَدُوْنْ = غَدُنْ = غَدٌ

دَمٌ = دَمْیٌ = دَمْیُنْ = دَمُیْنْ = دَمُنْ = دَمٌ

یَدٌ = یَدْیٌ = یَدْیُنْ = یَدُیْنْ = یَدُنْ = یَدٌ

یہی وجہ ہے کہ ان اسماء کے تثنیہ میں "و" یا "ی" پھر لوٹ آتی ہے جیسے اَبَوَانِ' دَمَیَانِ وغیرہ۔ البتہ یَدَیَانِ بصورت یَدَانِ ہی استعمال ہوتا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ

لَ قِ یَ (س) لِقَاءً = پالینا' سامنے آنا (افعال) = سامنے کرنا' پھینکنا' ڈالنا (تفعیل) = دینا (مفاعلہ) = آمنے سامنے آنا' ملاقات کرنا (تفعل) = حاصل کرنا' سیکھنا	شَ رَ یَ (ض) شِرَاءً = سوداگری کرنا' خریدنا' بیچنا (افتعال) = خریدنا نَ دِ یَ (س) نَدَاوَۃً = کسی چیز کو تر کرنا (مفاعلہ) = آواز بلند کرنا' پکارنا (حلق تر کر کے)
سَ قَ یَ (ض) سَقْیًا = (خود) پلانا (افعال) = پینے کے لئے دینا (استفعال) = پینے کے لئے مانگنا	دَ عَ وَ (ن) دُعَاءً = پکارنا (مدد کے لئے) دَعْوَۃً = دعوت دینا دَعَالَهٗ = کسی کے حق میں دعا کرنا دَعَاعَلَیْهِ = کسی کے خلاف دعا کرنا
ہ دَ یَ (ض) ہُدًی' ہِدَایَۃً = ہدایت دینا	رَ ضِ یَ (س) رِضْوَانًا = راضی ہونا' پسند کرنا

(افتعال) = ہدایت پانا	خ ش ی (س) خَشْيَةً = کسی کی عظمت کے علم سے دل پر ہیبت یا خوف طاری ہونا
ءَ تَ یَ (ض) اِتْيَانًا = آنا، حاضر ہونا (افعال) = حاضر کرنا، دینا	خ ل و (ن) خَلَاءً = جگہ کا خالی ہونا خَلْوَةً = تنہائی میں ملنا
ع ط و (ن) عَطْوًا = لینا (افعال) = دینا	م ش ی (ض) مَشْيًا = چلنا
س ع ی (ف) سَعْيًا = تیز دوڑنا، کوشش کرنا م ر ح (س) مَرَحًا = اترانا	ک ف ی (ض) كِفَايَةً = ضرورت سے بے نیاز کرنا، کافی ہونا ق ض ی (ض) قَضَاءً = کام کا فیصلہ کر دینا یا کام پورا کر دینا

مشق نمبر ۷۵ (ا)

مندرجہ ذیل عبارتوں کا ترجمہ کریں۔

(۱) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۳) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ (۵) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۶) سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۷) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ (۸) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۹) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۱۰) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ (۱۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (۱۲) وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (۱۳) قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى (۱۴) اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۵) فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا (۱۶) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۷) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (۱۸) وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ (۱۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (۲۰) وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا (۲۱) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ (۲۲) فَتَلَقّٰىٓ اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

مشق نمبر ٧٥ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء وافعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں۔

(١) سَقِی (٢) اِهْدِ (٣) رَضُوْا (٤) اُدْعُ (٥) يَخْشٰى (٦) نُلْقِیْ
(٧) لَقُوْا (٨) خَلَوْا (٩) يُعْطِیْ (١٠) تَرْضٰى (١١) لَاتَمْشِ (١٢) يَكْفِیْ
(١٣) يُؤْتِیْ (١٤) اُوْتِیَ (١٥) اَلْقِ (١٦) نُوْدِیَ (١٧) اِسْعَوْا (١٨) قَاضٍ
(١٩) اِشْتَرَوْا (٢٠) كَافٍ (٢١) لِنَهْتَدِیَ (٢٢) مُلْقَوْنَ